سوال

شریعت کی نظر میں 274

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا غصہ کرنا حرام ہے۔ ؟ ازراہ کرم کتاب وسنت کے دلائل سے تفصیلی جواب مطلوب ہے۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

ہد!

ہ کو عربی میں غضب کہتے ہیں اور یہ انسان کی اس کیفیت کو کہتے ہیں کہ جو کسی ناپسندیدہ بات یا منظر کو دیکھ کر اس کے چہرے یا عمل سے برہمی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں :

1۔ جائز غصہ

2۔ بے جا اور ناجائز غصہ

1 :

ہ تقاضہ شریعت ہے۔

پ نے فرمایا :

"من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فإن لم یستطع فبلسانہ فإن لم یستطع فبقلبہ وذلک أضعف الایمان" (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر)

دیکھے تو وہ اپنے ہاتھ سے اسے بدلے اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل میں (اس کی نفرت) رکھے اور یہ ایمان کی کمزور ترین حالت ہے۔ ''

مذکورہ بالا حدیث میں تین مراحل جو کہ پہلا ہاتھ اور دوسرا زبان اور تیسرا دل میں نفرت کے ہیں اس میں پہلے دو مراحل دل میں منکرات کو دیکھ کر کڑھنے اور غضب کا اظہار ہیں جبکہ دونوں کام نہ ہونے کی صورت میں دل میں نفرت پیدا رکھنا یعنی کم از کم کڑھتے رہنا ہی ایمان ہے۔

گویا منکرات پر غیرت دینی کا تقاضا یہی ہے کہ دل میں اس منکر کی نفرت ہو اور جسم پر اس کا اظہار ہو۔ ہاں دعوت کے اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے اس کے اظہار میں موقع و محل کے مطابق تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

2۔ بے جا اور ناجائز غصہ

اس طرح غضب کی ایک ذاتیات سے متعلقہ ہے کہ ذاتی نقصان کی وجہ سے کسی کو کسی پر غصہ آجاتا ہے۔ اس بارے میں اگر تو وہ غصہ غلطی سے زیادہ نہیں تو درست ہے ورنہ دوسرے پر زیادتی تصور کرتے ہوئے یہ غصہ حرام ہوگا۔

ے اور یہ غصہ ختم کردے تو وہ بزدل اور بے غیرت تصور نہیں ہوگا بلکہ محسن شمار ہوگا اور اللہ کا مقرب بندہ مانا جائے گا جبکہ زیادتی والا غصہ حرام اور منکرات پر آنے والا غصہ برحق و واجب ہوگا اس میں سستی کرنے والا اور غصہ نہ کرنے والا اللہ کے ہاں مطعون ہے۔

وباللہ التوفیق

[فتاویٰ ارکان اسلام]

[حج کے مسائل]